احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۶۱ | جمعرات۔ ۱۱۔ صفر۔ ۱۴۱۵ھ ‘ ۲۱۔ وفا ۱۳۷۳ ہش ‘ ۲۱۔ جولائی ۱۹۹۴ء

ہمیشہ اپنے قول اور فعل کو درست اور مطابق رکھو

انسان کا قول اور فعل باہم مطابقت رکھتے ہوں۔ اگر ان میں مطابقت نہیں تو پھر کچھ بھی نہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا (-) تم لوگوں کو تو نیکی کا امر کرتے ہو ‘مگر اپنی جانوں کو اس نیکی کے امر کا مخاطب نہیں بناتے۔ بلکہ بھول جاتے ہو اور پھر دوسری جگہ فرمایا (صاحب ایمان) کو دورنگی اختیار نہیں کرنی چاہئے۔ بزدل اور نفاق ہردو (ایمان دار) سے دور رہتے ہیں۔ ہمیشہ اپنے قول اور فعل کو درست اور مطابق رکھو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"تقویٰ والے پر خدا کی ایک تجلی ہوتی ہے وہ خدا کے سایہ میں ہوتا ہے ‘مگر چاہئے کہ تقویٰ خالص ہو اور اس میں شیطان کا کچھ حصہ نہ ہو ورنہ شرک خدا کو پسند نہیں اور اگر کچھ حصہ شیطان کا ہو تو خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ سب شیطان کا ہے۔ خدا کے پیاروں کو جو دکھ آتا ہے وہ مصلحت الٰہی سے آتا ہے ‘ورنہ ساری دنیا اکٹھی ہو جائے ‘تو ان کو ایک ذرہ بھر تکلیف نہیں دے سکتی ‘چونکہ وہ دنیا میں نمونہ قائم کرنے کے واسطے ہیں۔ اس واسطے ضروری ہوتا ہے کہ خدا کی راہ میں تکالیف اٹھانے کا نمونہ بھی وہ لوگوں کو دکھائیں ‘ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے کسی بات میں اس سے بڑھ کر تردد نہیں ہوتا کہ اپنے ولی کی قبض روح کروں۔ خدا تعالیٰ نہیں چاہتا کہ اس کے ولی کو کوئی تکلیف آوے ‘مگر ضرورت اور مصالح کے واسطے وہ دکھ دیئے جاتے ہیں اور اس میں خود ان کے لئے نیکی ہے ‘کیونکہ ان کے اخلاق ظاہر ہوتے ہیں۔

(ملفوظات جلد اول ص ۵۱۱ تا ۵۱۲)

جب تک انسان خدا تعالیٰ سے کامل تعلق پیدا نہ کرے کامیاب نہیں ہو سکتا

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

ایمان جو انسان کو خدا تعالیٰ کے انعامات کا وارث کرتا اور اس کا مقرب پیارا اور نعمتوں کا جاذب بناتا ہے وہ ایمان ہر قسم کے شرک اور شبہات اور ماسویٰ اللہ کی محبت سے خالی ہوتا ہے وہی انسان کو کامیاب کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کی رضامندی کا باعث ہوتا ہے۔ لیکن وہ ایمان جس میں ماسویٰ اللہ کی محبت کی ملاوٹ ہو۔ وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ دونوں محبتوں کا یکجا ہونا غیر ممکن ہے۔ ہمارے ہاں لوگ کہا کرتے ہیں کہ دو کشتیوں میں پاؤں رکھنے والا انسان بچ نہیں سکتا۔ اگر دونوں کشتیاں کچھ وقت تک اکٹھی بھی چلی جائیں تو بھی پانی کی رو ضرور ایک نہ ایک وقت ان کو علیحدہ کر دے گی۔ اور دونوں کشتیوں میں پاؤں رکھنے والے انسان کی ٹانگیں چر جائیں گی اور وہ غرق ہو جائے گا۔ اس طرح خدا تعالیٰ سے تعلق رکھنے والا اور دنیا سے محبت رکھنے والا کیونکر کامیاب ہو سکتا ہے؟ جب تک انسان کامل طور پر خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا نہ کرے اور دنیا کی محبت کو نہ چھوڑے کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ لوگ ایسے ایمان کو لے کر خدا تعالیٰ سے ملنا چاہتے ہیں۔ لیکن ایسے کمزور ایمان والوں کو جب خدا تعالیٰ کی طرف سے انعام یا اکرام ملتا ہے تو بس ان کا ایمان پھوٹ پھوٹ کر نکلتا ہے۔ اور جس جگہ بیٹھتے ہیں وہیں خدا تعالیٰ کے فضلوں اور کرموں کا ذکر شروع کر دیتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی محبت میں ایسے سرشار معلوم ہوتے ہیں کہ گویا ساری دنیا کے انعام انہی پر ہوئے ہیں اور خدا تعالیٰ کی محبت کا ان کو اس قدر اعتبار ہو جاتا ہے جس کی کوئی حد نہیں اور اگر کسی وقت ان کو کوئی تکلیف پہنچ جائے تو جھٹ شکایت شروع کر دیتے ہیں کہ خدا نے آگے ہم پر کونسا انعام کیا تھا جواب تکلیف بھیج دی ہے۔ ایسے لوگوں کا ایمان اس ملمع شدہ چیز کی طرح ہوتا ہے جس کا ملمع کچھ دنوں بعد اتر جائے۔ اور اس چیز کی اصل حقیقت کھل جائے۔ اسی طرح جب ایسے لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہے تو ان کا ایمان جو دنیا کی محبت سے ملوث ہوتا ہے اس ملمع کی طرح کھل جاتا ہے۔

(از خطبہ ... ۱۹۱۵ء)

نکاح ورخصتی

○ عزیزہ مکرمہ نسرین رشید صاحبہ بنت مکرم رشید احمد چوہدری صاحب آف ناروے کا نکاح ہمراہ مکرم فضل عظیم میاں صاحب ابن مکرم محمد داؤد میاں صاحب بعوض حق مہر ۴۰ ہزار نارویجین کرونا محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے احاطہ دفتر انصار اللہ پاکستان میں ۱۵۔ جولائی ۹۴ء بروز جمعہ پڑھا۔ جس کے بعد رخصتانہ عمل میں آیا۔ دلہن مکرم چوہدری غلام حسین صاحب اوورسیئر کی پوتی اور دولہا میاں محمد یوسف صاحب سابق نائب امیر لاہور کا پوتا ہے۔

احباب سے اس رشتہ کی ہر جہت سے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم سیٹھ عبداللہ یوسف صاحب ابن مکرم سیٹھ ابوبکر یوسف صاحب آف جدہ (جو رشتہ میں مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے ماموں تھے) مستقل مقیم بیت الکرامہ (دارالضیافت) فضل عمر ہسپتال میں دس روز بیمار رہنے کے بعد ۱۶/۱۷ جولائی کی درمیانی رات وفات پاگئے۔

ان کی نماز جنازہ ۹۴-۷-۱۷ کو صبح ۱۰ بجے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں مکرم چوہدری محمود احمد صاحب بی۔ ٹی نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی۔ بعد ازاں عام قبرستان میں تدفین عمل میں آنے پر مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت نے دعا کرائی۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

○ مکرم محمد عبداللہ چیمہ صاحب (سابق کارکن وقف جدید انجمن احمدیہ) ۶/۶ دارالرحمت غربی ربوہ مورخہ ۱۶۔ جولائی ۹۴ء کو بعمر ۷۹ سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مورخہ ۱۷۔ جولائی کو دس بجے صبح احاطہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں محترم محمود احمد صاحب بی۔ ٹی نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ موصی تھے لہٰذا بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم

باقی صفحہ ۷ پر

قیمت	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد	روزنامہ
دو روپیہ	مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ	الفضل
	مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ	ربوہ

۲۱- وفا ۱۳۷۳ ھش ۲۱- جولائی ۱۹۹۴ء

پاکستان کے لئے دعا

عوام الناس کو ملکی حالات کا پتہ اخبارات ہی سے چلتا ہے۔ چونکہ اصل ذرائع تک تو ان کی رسائی نہیں ہوتی اس لئے جو کچھ اخبارات میں چھپتا ہے اس سے وہ اندازہ لگاتے۔ اور اسی سے اپنی امیدیں اور اپنے خوف وابستہ کرتے ہیں۔ لیکن اخبارات کے متعلق بسا اوقات ذمہ دار اصحاب کے بیان اس طرح سے بھی چھپ جاتے ہیں کہ اخبارات غلط خبریں شائع کردیتے ہیں اخبارات کی مشکل یہ ہے کہ ہر خبر کے ذرائع تک ان کی رسائی نہیں ہوتی اور جہاں تک رسائی ہوتی ہے وہاں سے جو کچھ ملتا ہے وہ شائع کردیتے ہیں۔ ہم نے گذشتہ دنوں کہا تھا کہ اگر خبر غلط ہے تو اس کی درستی کروانی چاہئے۔ جو درستی کرواسکتے ہیں اور نہیں کرواتے وہ کچھ اچھا کردار ادا نہیں کرتے۔

پہلے اخبارات سے پتہ چلتا تھا کہ اگر ایک ذمہ دار شخص یہ کہہ رہا ہے کہ ملکی حالات سازگار ہیں تو اس قسم کا ایک اور ذمہ دار فرد یہ بیان داغ دیتا ہے کہ حالات درست نہیں ہیں۔ الجھن یہ تھی کہ ایک کی مانیں یا دوسرے کی۔ اب کچھ عرصہ سے حالات اچھے نہ ہونے ہی کی خبریں مل رہی ہیں۔ ہر ذمہ دار فرد کا بیان یہی ہوتا ہے کہ حالات پوری طرح درست نہیں ہیں۔ سیاسی حالات تو جیسے بھی ہیں۔ ہیں ہی۔ معاشی اور معاشرتی حالات بھی تسلی بخش نہیں۔ اخلاقی حالت کا بھی یہی حال ہے۔ ایک دوسرے سے پیار و محبت کی بجائے۔ اور ایک دوسرے کو برداشت کرنے کی بجائے۔ ایک فرد دوسرے فرد سے اور ایک دھڑا دوسرے دھڑے سے برسرپیکار ہے۔

ان حالات میں ہمارا فرض یہ بنتا ہے کہ ہم دعا کریں ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے۔ اس وقت ہمیں حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث رحمہ اللہ کی بات یاد آرہی ہے۔ ایسے ہی حالات تھے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اپنی تمام دعاؤں کو ملک کے لئے وقف کردو۔ ملک کے حالات کی بہتری' اس کی سلامتی اور اس کی یک جہتی کے لئے دعائیں کرو۔ اور صرف یہی دعا کرو۔ اپنے اپنے مقاصد اور اپنی اپنی اغراض کو ایک طرف رکھ دو۔ اللہ تعالیٰ خود ہی آپ کے مقاصد اور آپ کی اغراض پوری کردے گا۔

ہم سمجھتے ہیں کہ اب بھی ہمیں اپنے اغراض و مقاصد کے لئے دعا کرنے کی بجائے پاکستان کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کو ہر خطرہ سے محفوظ رکھے۔ اسے سلامت رکھے۔ اور اسے دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ یہ امن کا گہوارہ بن جائے اور یہاں سے امن کی ایسی شعاعیں پھوٹیں جو دیگر ممالک کے لوگوں کو بھی دلی راحت پہنچائیں اور ان کے لئے مشعل راہ بن جائیں۔

آیئے ہم سب مل جل کر پاکستان کے لئے دعا کریں۔ اور اپنی دعاؤں کو پاکستان ہی کے لئے وقف کردیں۔

زندگی مستعار ہے' تو ہو
کونسی چیز مستعار نہیں
جی تو لیتے ہیں لوگ سو سو سال
ایک پل بھر کا اعتبار نہیں

ابوالاقبال

گردشِ افلاک

(تقسیم ہندو پاک کے وقت)

سن کر ترا احوالِ زبوں اے وطنِ پاک
صد پارہ ہُوا دل مرا سینہ ہُوا صد چاک

انسان نے انسان کو انسان نہ جانا
اللہ رے کس درجہ ہوئی قِلّتِ ادراک

تھے میری نگاہوں میں جو مردانِ خدا ترس
سُنتا ہوں کہ ہاتھ ان کے بھی خوں سے نہ رہے پاک

سمجھا تھا جنہیں اہلِ جہاں نے کہ غنی ہیں
نکلے ہیں وہ کس درجہ حریص اور ہوَسناک

جو لوگ کہ تھے رحم کے جذبات سے معمور
سفّاک درندوں کی طرح بن گئے سفّاک

بھڑکے ہوئے شعلوں میں جگر گوشوں کو دیکھا
اُف ماؤں کی تقدیر میں یہ منظرِ غمناک

کام آئے نہ آنسو ہی نہ نالوں نے بچایا
اِک بار بھی پگھلا نہ دلِ دشمنِ بیباک

نیزوں کی اَنی چھید گئی دامنِ امید
تلوار کی دھاروں سے گریبان ہُوا چاک

جی بھر کے چُرائے گئے عصمت کے خزینے
عصیاں نے جگائی ہوس و حرصِ ہوسناک

انسان سے چھینی گئی انسان کی فطرت
اللہ رے غارت گریٔ گردشِ افلاک

نورِ فطرت

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے شمائل

میاں شیخ محمد صاحب قریشی بیان کرتے ہیں :-

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا لباس بالکل سادہ ہوتا تھا۔ گرمیوں میں عام طور پر سفید ململ کی کھلے بازوؤں والی قمیض جو عموماً ہاتھ کی سلی ہوئی ہوتی تھی پہنا کرتے تھے۔ حضرت صاحب کو میری والدہ کے ہاتھ کے سلے ہوئے کپڑے بہت پسند ہوتے تھے۔ میری والدہ نے مجھے بتایا تھا کہ جب حضرت صاحب لاہور کے آخری سفر پر تشریف لے جانے والے تھے۔ تو حضرت اماں جان نے مجھے چودہ ململ کے کرتے سینے کے لئے دیئے۔ اس وقت میں نے حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ یا حضرت! قمیضوں کے گلے کیسے ہوں۔ فرمایا گلے کا کوئی خیال نہ کرو۔ خواہ تنگ ہو خواہ کھلا۔ کیونکہ اوپر کا بٹن تو میں لگاتا ہی نہیں۔ البتہ ان کے چاک ذرا لمبے رکھے جائیں تاکہ بیٹھنے میں آسانی ہو۔ حضرت صاحب کی جوتی عموماً" سرخ دانے دار دیسی کھال کی ہوا کرتی تھی۔ اس پر تلے وغیرہ کا کام نہ ہوتا تھا۔ اگر کبھی اس کی ایڑی بیٹھ جاتی تب بھی حضرت صاحب اسی طرح پر استعمال میں لاتے رہتے۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بیان کیا کہ :-

ایک دفعہ کرنل الطاف علی خان صاحب نے مجھ سے کہا کہ میں حضرت صاحب سے تخلیہ میں ملنا چاہتا ہوں۔ کرنل صاحب کوٹ پتلون پہنے اور ڈاڑھی مونچھ منڈوائے ہوئے تھے۔ میں نے کہا آپ اندر چلے جائیں۔ باہر سے ہم کسی کو آنے نہ دیں گے۔ چنانچہ کرنل صاحب اندر چلے گئے۔ اور آدھ گھنٹہ کے قریب حضرت صاحب کے پاس تخلیہ میں رہے۔ کرنل صاحب جب باہر آئے تو چشم پُر آب تھے۔ میں نے ان سے پوچھا آپ نے کیا باتیں کیں۔ جو ایسی حالت ہے وہ کہنے لگے جب میں اندر گیا تو حضرت صاحب اپنے خیال میں بوریئے پر بیٹھے ہوئے تھے حالانکہ بوریا پر صرف آپ کا گھٹنا ہی تھا اور باقی حصہ زمین پر تھا۔ میں نے کہا حضرت زمین پر بیٹھے ہیں اور حضرت نے یہ سمجھا کہ غالباً میں (کرنل صاحب) بوریئے پر بیٹھنا پسند نہیں کرتا اس لئے حضرت صاحب نے اپنا صافہ بوریئے پر بچھا دیا کہ آپ یہاں بیٹھیں۔ یہ حالت دیکھ کر میرے آنسو نکل پڑے اور میں نے عرض کی کہ اگرچہ میں ولایت میں عیسائی مذہب اختیار کر چکا ہوں مگر اتنا بے ایمان نہیں ہوں کہ حضرت صاحب کے صافے پر بیٹھ جاؤں۔ حضرت صاحب فرمانے لگے کہ کچھ مضائقہ نہیں۔ آپ بلا تکلف بیٹھ جائیں۔ مگر میں صافے کو ہاتھ سے ہٹا کر بوریہ پر بیٹھ گیا۔"

شیخ محمد صاحب قریشی نے بیان کیا کہ :-

حضرت صاحب کی جوتی عموماً" سرخ دانے دار دیسی کھال کی ہوا کرتی تھی۔ اس پر تلے وغیرہ کا کام نہ ہوتا تھا۔ اگر کبھی اس کی ایڑی بیٹھ جاتی تو حضرت صاحب اسے درست فرمانے کی کوشش نہ فرماتے بلکہ ویسے ہی استعمال کرتے رہتے۔ بعض دفعہ ایک پاؤں کی ایڑی سالم ہوتی۔ اور دوسرے کی بیٹھ جاتی۔ تب بھی حضرت صاحب اسی طور پر استعمال میں لاتے رہتے۔

میاں عبدالرشید صاحب ولد میاں چراغ دین صاحب لاہوری نے بیان کیا کہ :-

جس وقت بیت مبارک کے آگے مرزا نظام دین صاحب نے دیوار بنادی۔ اس وقت میں قادیان میں ہی تھا۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب اس جگہ کا نقشہ بنا رہے تھے۔ تاکہ عدالت میں پیش کیا جائے۔ اس وقت بارش بہت زور سے ہو رہی تھی۔ اس وقت حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی جو اس وقت بچے تھے۔ میرے پاس بیٹھ کر سیاہی وغیرہ بنا رہے تھے۔ حضرت صاحب نے ایک میٹھی روٹی میرے لئے تیار کروا کر خادمہ کے ہاتھ بھیجی اس کے بعد یہ نقشہ حضرت صاحب کی خدمت میں پیش ہوا جس سے حضرت صاحب بہت خوش ہوئے۔ اور دعا فرمائی۔

ہمیشہ اپنے قول اور فعل کو درست اور مطابق رکھو

انسان کا قول اور فعل باہم مطابقت رکھتے ہوں۔ اگر ان میں مطابقت نہیں تو پھر کچھ بھی نہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا (-) تم لوگوں کو تو نیکی کا امر کرتے ہو' مگر اپنی جانوں کو اس نیکی کے امر کا مخاطب نہیں بناتے۔ بلکہ بھول جاتے ہو اور پھر دوسری جگہ فرمایا (صاحب ایمان) کو دورنگی اختیار نہیں کرنی چاہئے۔ بزدلی اور نفاق ہردو (ایمان دار) سے دور رہتے ہیں۔ ہمیشہ اپنے قول اور فعل کو درست اور مطابق رکھو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

حضرت یوسف علیہ السلام

ستارہ مظفر

ستارہ مظفر صاحبہ اپنی کتاب یوسف علیہ السلام میں مزید کہتی ہیں۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے جب یہ معاملہ دیکھا تو بہت گھبرائے اور اپنے والد سے کیا ہوا وعدہ یاد آگیا اور خوشامد کرنے لگے کہ اے بادشاہ اس کا باپ بہت بوڑھا ہے اسے اس کے پہلے بیٹے یوسف کا بھی بہت غم ہے۔ اسے صدمہ سے بچانے کے لئے آپ ہم میں سے ایک کو پکڑ لیجئے ہم آپ کو بہت مہربان سمجھتے ہیں اس پر حضرت یوسف نے کہا کہ ہم اس بات سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں کہ جس کے پاس ہم نے اپنا سامان پایا ہم اس کے علاوہ کسی اور کو پکڑیں۔ اگر ہم ایسا کریں تو ہم ظالموں میں سے ہوں گے۔ نہ کہ محسنوں میں سے۔

پھر جب وہ ناامید ہو گئے تو الگ بیٹھ کر مشورہ کرنے لگے ان کے بڑے بھائیوں میں سے ایک بھائی یہودا نے کہا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ والد نے ہم سے پکا وعدہ لیا ہوا ہے جس پر تم نے اللہ کو گواہ ٹھہرایا ہوا ہے کہ تم ضرور اسے واپس لاؤ گے۔ اور اس سے پہلے ہم یوسف علیہ السلام کے بارے میں لاپرواہی کر چکے ہیں۔ اس لئے جب تک والد صاحب مجھ کو کنعان آنے کی اجازت نہ دیں یا خدا تعالیٰ خود میرے حق میں فیصلہ کر دے میں اس ملک کو نہیں چھوڑوں گا۔ اس بھائی کے دل میں تھوڑا سا خوف خدا تھا وعدے کا خیال تھا اس لئے بھائیوں کو بھی ڈرایا اور پھر کہا کہ ہاں اگر بنیامین آزاد ہو جائیں تو انہیں ساتھ لے کر کنعان واپس آؤں گا۔ تم سب والد کے پاس جاؤ اور کہو کہ اے ہمارے باپ آپ کے چھوٹے بیٹے بنیامین نے چوری کی ہے۔ جو بات ہمیں معلوم ہے وہ ہم نے آپ کو بتادی ہے ہمیں علم نہیں تھا کہ اس نے چوری کرنی ہے اگر آپ کو یقین نہ ہو تو مصر کے لوگوں سے پوچھ لیں یا اس قافلے والوں سے جس کے ساتھ ہم مصر سے آئے ہیں۔ کہ اس معاملے میں ہم بالکل سچے ہیں۔

اس مشورے کے بعد وہ کنعان واپس آئے اور ساری بات حضرت یعقوب کو بتادی۔

حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا یہ بات درست معلوم نہیں ہوتی۔ بنیامین کی دشمنی کی وجہ سے تمہارے ذہن اس طرف گئے ہی نہیں کہ وہ چوری نہیں کر سکتا ضرور اس واقعہ میں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ تم نے دشمنی رکھنے کی وجہ سے عیب فوراً اس کی طرف منسوب کر دیا۔ (یعنی بغیر تحقیق کے اس پر الزام لگا دیا)۔

انہوں نے کہا میں اعلیٰ درجہ کا صبر کا نمونہ دکھاؤں گا۔ میرا کام اب صبر کرنا ہے۔ قریب ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو میرے پاس لے آئے۔ یعنی یوسف 'بنیامین' اور یہودا سب کو واپس لے آئے۔ ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔ آپ نے الگ جا کر دعا کی کہ اسے میرے خدا یہ غم واندوہ کا سلسلہ کب ختم ہو گا۔ پہلے یوسف گم ہوئے۔ پھر اس کا بھائی پکڑا گیا۔ اور انہوں نے اس غم کو اپنے دل میں بٹھائے رکھا۔ اور نبیوں کے شایان شان اپنی پریشانی اور غم کی فریاد صرف اللہ کے حضور کی اور دعائیں کرتے رہے۔

پھر انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ جاؤ یوسف اور بنیامین کو تلاش کرو۔ اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ کیونکہ کافر ہی اللہ کی رحمت سے ناامید ہوتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کو یقین تھا کہ یوسف زندہ ہے اسی لئے اسے تلاش کرنے کا حکم دیتے ہیں اور خاص طور پر مصر میں تلاش کرنے کا حکم دیتے ہیں۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی اپنے والد صاحب کے کہنے پر تیسری بار پھر مصر گئے۔ تاکہ بھائیوں کو تلاش کر سکیں۔ اور ممکن ہو تو کچھ غلہ لا سکیں۔

وہاں جا کر دربار شاہی میں پہنچے تو اپنے گناہوں کی وجہ سے اخلاق کا کوئی اچھا نمونہ دکھانے کی بجائے اخلاق میں گرتے چلے گئے۔ کہ آئے تو بھائیوں کی تلاش میں لیکن کیا یہ کہ صرف غلہ کا سوال کرنا شروع کر دیا اور کہا کہ "اے بادشاہ ہمیں اور ہمارے کنبہ کو سخت تنگی پہنچی ہے اور ہم تھوڑی سی پونجی لائے ہیں آپ احسان کے طور پر غلہ کا پورا پیمانہ دے دیں۔ اللہ صدقہ خیرات دینے والوں کو بڑا اجر دیتا ہے۔"

حضرت یوسف علیہ السلام روحانی آدمی تھے۔ آپ کے بھائیوں نے چاہے کتنا ظلم کیا۔ آپ کی عزت کو برباد کرنا چاہا۔ چوری کا الزام لگایا اس کے باوجود جب گھر والوں کے حالات سنے تو آپ کو غیرت آگئی اور دل بھر آیا۔ اور اب صبر نہ ہو سکا کہ خود اپنے آپ کو چھپائیں۔ اب آپ نے اپنے آپ کو ظاہر کرنے کا ارادہ کر لیا۔ اور کہا "کیا تمہیں اپنا وہ سلوک یاد ہے جو تم نے یوسف اور اس کے بھائی سے کیا تھا۔ جب کہ تم اپنے فعل کی برائی سے واقف تھے۔ یعنی ناسمجھ تھے"

اب آپ کے بھائیوں کو اپنے والد کا یہ

باقی صفحہ ۵ پر

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی۔

تلقینِ عمل

یہ سائنس کی ترقی کا زمانہ ہے۔ اس لئے خدام الاحمدیہ کو یہ کوشش کرنی چاہئے۔ کہ ہماری جماعت کا ہر فرد سائنس کے ابتدائی اصولوں سے واقف ہو جائے۔ اور ابتدائی اصول اس کثرت کے ساتھ جماعت کے سامنے دہرائے جائیں کہ ہمارے نائی' دھوبی بھی یہ جانتے ہوں کہ پانی دو گیسوں آکسیجن اور ہائیڈروجن سے بنا ہوا ہے۔ یا روشنی آکسیجن لیتی ہے اور کاربن چھوڑتی ہے۔ اگر اسے آکسیجن نہ ملے۔ تو بجھ جاتی ہے۔ جب ان ابتدائی باتوں سے اکثر لوگ واقف ہو جائیں گے تو بعد میں آنے والے ان سے اوپر کے درجہ پر ترقی پا جائیں گے۔ ایڈیسن جس نے ایک ہزار ایجادیں کی ہیں وہ ایک کارخانے میں چپڑاسی تھا۔ کارخانے میں جو تجربات ہوتے وہ ان کو غور سے دیکھتا رہتا۔ اس کی اس دلچسپی کو دیکھ کر ایک افسر نے اسے ایسی جگہ مقرر کر دیا۔ جہاں وہ کام بھی سیکھ سکتا تھا۔ پھر اسے ایسی درسگاہ میں داخل کرا دیا گیا۔ جہاں وہ ایک حد تک علمی سائنس سے واقف ہو سکے۔ آخر وہ ایجادیں کرنے لگ گیا۔ اور آج وہ دنیا کا سب سے بڑا موجد سمجھا جاتا ہے۔ بجلی۔ فونوگراف۔ ٹیلی فون اسی طرح کی اور بہت سی چیزیں اس نے ایجاد کیں۔ اور بعض چیزوں میں ایسی شاندار ترمیم کی کہ وہ ایک نئی چیز بن گئیں۔ پس جن لوگوں کے دماغ سائنس سے مانوس ہوں وہ دوسری کتابوں سے مدد لے کر ترقی کر جائیں گے بعض لوگ بظاہر نکمے اور بے عقل سمجھے جاتے ہیں لیکن جب ان کا دماغ کسی طرف چلتا ہے تو حیران کن نتائج پیدا کرتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ جو بہت زیادہ عقلمند اور ہوشیار نظر آئے وہی سائنس میں ترقی کرے۔ اس وقت قادیان میں سب سے زیادہ کامیاب کارخانہ میاں محمد احمد خان کا ہے۔ کچھ دن ہوئے مجھے ایک سائنس کا پروفیسر ملا تھا۔ اس نے مجھے حیرت کے ساتھ کہا کہ میک ورکس نے بہت ترقی کی ہے۔ اور ان کی بعض چیزیں بہت قابل تعریف ہیں۔ لیکن میاں محمد احمد خان جو اس کارخانہ کے موجد ہیں۔ ان کی حالت یہ ہے کہ وہ اپنی ٹوپی رکھ کر بھول جاتے ہیں کہ کہاں رکھی ہے اور بعض دفعہ ٹوپی ان کے سر پر ہوتی ہے۔ اور وہ تلاش کر رہے ہوتے ہیں۔ ایک دفعہ ایسا ہی ہوا کہ ان کی ٹوپی ان کے سر پر تھی اور وہ اپنے ماموں میاں بشیر احمد صاحب کی ٹوپی بغل میں دبا کر چل پڑے۔ میاں صاحب نے دیکھا کہ میری ٹوپی لئے جا رہے ہیں۔ تو بلا کر کہا۔ کہ اگر ٹوپی کی ضرورت ہے تو بے شک لے جاؤ ورنہ تمہاری ٹوپی تمہارے سر پر ہے۔ غرض ایک طرف تو ان کو یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ میری ٹوپی میرے سر پر ہے یا نہیں۔ دوسری طرف سائنس میں ان کا دماغ خوب چلتا ہے۔ تو بظاہر بعض لوگ ایسے نظر آتے ہیں۔ کہ جن کے متعلق یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ تو کوئی کام بھی نہیں کر سکیں گے لیکن جب ان کا دماغ کسی طرف چل پڑتا ہے تو وہ دنیا کو حیرت میں ڈال دیتے ہیں۔

پس میں ضروری سمجھتا ہوں کہ جہاں ہمارے دوست دینی علوم سے واقف ہوں۔ وہاں کچھ نہ کچھ انہیں سائنس کے ابتدائی اصول سے ضرور واقفیت ہونی چاہئے۔ کیونکہ ان کا جاننا بھی اس زمانہ کے لحاظ سے بہت ضروری ہے۔

آج میں نے اتنا وسیع پروگرام آپ لوگوں کو بتا دیا ہے۔ کہ اگر اس کے مطابق کام کریں تو دو تین سال میں جماعت کی کایا پلٹ جائے گی۔ اور جماعت اپنے پہلے مقام سے بہت بلند مقام پر پہنچ جائے گی۔ اور (مخالف) تسلیم کریں گے۔ کہ اس جماعت کا مقابلہ ناممکن ہے۔ (مخالف) جب بھی جماعت کی طرف نظر اٹھا کر دیکھے گا۔ اس کی نظریں خیرہ ہو جائیں گی۔

میری صحت تو اچھی نہیں تھی۔ لیکن اس کے باوجود میں طبیعت پر بوجھ ڈال کر آ گیا ہوں رات سے اسہال ہو رہے ہیں۔ اگر بیٹھوں تو کھڑا نہیں ہو سکتا۔ اگر کھڑا ہوں تو بیٹھ نہیں سکتا۔ اب میں دعا کر کے جلسہ کو ختم کرتا ہوں۔

(تقریر سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ)
(فرمودہ ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء)

دنیا میں دو قسم کی زبانیں بولی جاتی ہیں اور وہ دونوں زبانیں اپنی اپنی جگہ پر بہت بڑی اہمیت رکھتی ہیں ان میں سے ایک زبان تو لفظی ہوتی ہے۔ اور ایک زبان تمثیلی ہوتی ہے۔ اپنی اپنی جگہ پر ان دونوں کو اہمیت حاصل ہے۔ اور درحقیقت ان دونوں زبانوں کے بغیر کوئی کام چل ہی نہیں سکتا۔ لفظی زبان کے متعلق تو سب ہی جانتے ہیں کہ اس کے بغیر گذارہ ممکن نہیں ہوتا۔ کوئی عربی میں کلام کرتا ہے کوئی فارسی میں کلام کرتا ہے۔ کوئی اردو میں کلام کرتا ہے۔ کوئی انگریزی میں کلام کرتا ہے۔ کوئی جرمن میں کلام کرتا ہے کوئی فرانسیسی زبان میں کلام کرتا ہے اور اسی طرح تمام لوگ اپنے اپنے مافی الضمیر کو الفاظ میں ادا کرتے ہیں۔ مگر باوجود اس لفظی زبان کے ہر زبان کے آدمی تمثیلی زبان کے بھی محتاج ہوتے ہیں۔ کبھی یہ تمثیلی زبان اخفاء کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔ جیسے دو آدمی باتیں کر رہے ہوتے ہیں۔ اور ایک تیسرا آدمی ان دو میں سے ایک کے ساتھ کوئی ایسی بات کرنا چاہتا ہے۔ جو وہ دوسروں سے چھپانا چاہتا ہے اور وہ اسے کسی اشارے سے اپنے مافی الضمیر سے اطلاع دے دیتا ہے مثلاً اگر ان دو میں سے ایک شخص یہ پسند نہیں کرتا کہ جس کام کے لئے اسے بلایا جا رہا ہے اس کا کسی اور کو بھی علم ہو تو دوسرا آنے والا آدمی پشت سے اسے اشارہ کر دیتا ہے جس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ اُدھر چلو اُدھر کا اشارہ وہ اس طرف انگلیاں کر کے کر دیتا ہے اور چلو کا اشارہ وہ ہاتھ کو حرکت دے کر کر دیتا ہے۔ اب ہاتھ کو پیچھے کی طرف حرکت دینے کے معنے ہماری زبان میں یہ نہیں ہیں کہ پیچھے چلو۔ مگر اس اشارہ سے وہ سمجھ جاتا ہے کہ پیچھے کی طرف ہاتھ کو حرکت دینے کے معنے یہ ہیں کہ چلو۔ اور جس طرف اشارہ کیا گیا ہے اس طرف اشارہ کرنے کے یہ معنے ہیں۔ کہ اُدھر چلو۔ اگر یہ زبان نہ ہوتی تو دوسرا شخص اخفاء سے کام نہ لے سکتا۔ بلکہ اسے بلا کر لے جانا پڑتا۔ جس سے دوسرے کے دل میں شبہ پیدا ہوتا۔ کہ اسے نہ معلوم کس غرض کے لئے بلایا گیا ہے۔ اسی طرح فوجوں میں یہ زبان کام آتی ہے۔ فوجوں میں جھنڈیوں کے اشارہ سے لوگ اپنے مطلب بیان کر دیتے ہیں۔ مختلف رنگ کی جھنڈیاں ہوتی ہیں۔ اور مختلف تعداد اس کی حرکتوں کی مقرر ہوتی ہے جن سے مختلف مطالب بیان کئے جاتے ہیں۔ یا شیشے پر روشنی ڈال کر اس کی چمک سے اطلاع دے دیتے ہیں۔ اس کی چمک میں کوئی الفاظ نہیں ہوتے۔ بلکہ انہوں نے بعض اشارے مقرر کئے ہوئے ہوتے ہیں کہ اتنی بار چمک کے یہ معنے ہیں اس رخ کی چمک کے یہ معنے ہیں اور اُس رخ کی چمک کے یہ معنے ہیں۔ یہ ایک ضرورت ہے جو جنگ کی حالت میں بہت بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ اور اس غرض کے لئے فوجوں کو خاص طور پر ٹریننگ دی جاتی ہے۔ یہی تصویری زبان ایک لیکچرار کے بھی کبھی کبھی کام آتی ہے۔ وہ تقریر کرتا ہے اور زوردار الفاظ اپنی تقریر میں لاتا ہے۔ جس سے سامعین کو اپنے دلی خیالات سے واقف کرنا اس کا مقصود ہوتا ہے۔ لیکن کبھی کبھی اس کے دل میں اتنا جوش پیدا ہوتا ہے کہ وہ سمجھتا ہے الفاظ کے ذریعہ میں ان پر اتنا اثر نہیں ڈال سکتا۔ جتنا لفظی زبان کے ساتھ تمثیلی زبان ملا کر اثر ڈال سکتا ہوں۔ چنانچہ اس غرض کے لئے وہ کسی وقت اپنے ہاتھ کو زور سے نیچے کی طرف جھٹک دیتا ہے۔

اب اس کا تقریر کرتے ہوئے اپنے ہاتھ کو نیچے کی طرف جھٹک دینا بے کار نہیں ہوتا بلکہ اگر اچھا لیکچرار اچھے موقعہ پر اچھے طریق سے اس تمثیلی زبان کو اپنی لفظی زبان کی تائید میں استعمال کرتا ہے۔ تو سامعین پر اس کا ضرور اثر ہوتا ہے اسی طرح وہ کبھی اپنے ہاتھ کو دائیں طرف جھٹکا دے دیتا ہے۔ کبھی بائیں طرف جھٹکا دے دیتا ہے۔ اور یہ جھٹکے اس کی لفظی زبان میں زیادہ زور پیدا کر دیتے ہیں۔ یہی زبان مذاہب میں بھی استعمال کی جاتی ہے۔ مثلاً نماز کو ہی لے لو۔ اس میں لفظی زبان کے ساتھ تصویری زبان بھی شامل ہے۔ ہماری غرض نماز میں یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور ہم اپنی محبت اور اپنے عشق اور اپنے انکسار اور اپنے عجز کا اظہار کریں۔ زبان سے جو الفاظ ہم نکالتے ہیں وہ ان ساری باتوں کو ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ جب ہم (ہر قسم کی) تعریف کا اللہ (ہی) مستحق ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ بے حد کرم کرنے والا اور جزاء سزا کے وقت کا مالک ہے) کہتے ہیں۔ تو یہ ہمارے اس سے تعلق کا اظہار ہوتا ہے کہ تو ہی ہمارا رب ہے۔ تو ہی رحمان ہے بغیر مانگے اور طلب کئے تو ہم پر اپنی نعمتیں نازل کرتا ہے ہماری ضرورتیں تو ہی پورا کرنے والا ہے تو جب فیصلہ کرتا ہے تو نہایت سچا اور صحیح ہوتا ہے۔ پھر ہم اس کے حضور اپنے عجز اور انکسار کے اظہار کے لئے (اے خدا ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں) کہتے ہیں اس سے بڑھ کر عجز کا اور کیا اظہار ہو سکتا ہے کہ ہم کہتے ہیں ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد طلب کرتے ہیں۔ پھر اپنی درخواستیں پیش کرنے کے لئے (ہمیں سیدھے راستے پر چلا ان لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے انعام کیا ہے) سے زیادہ اور کیا الفاظ ہو سکتے ہیں۔ مگر جہاں ہم یہ الفاظ بیان کرتے ہیں وہاں ہم سینہ یا ناف پر ہاتھ بھی باندھتے ہیں جو ایک تصویری زبان ہے۔ اور جس کے معنے یہ ہیں کہ ہم مؤدّبانہ طور پر اور ملتجیانہ طور پر تیرے سامنے ایک سوالی کی حیثیت میں کھڑے ہیں۔ اسی طرح ہم جب ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہتے ہیں تو وہ بھی ایک تصویری زبان ہوتی ہے۔ ہم اپنے عمل سے اس وقت ظاہر کر رہے ہوتے ہیں۔ کہ نماز کے علاوہ ہم کسی اور طرف توجہ نہیں کر رہے۔ ہم اس وقت بالکل خاموش ہوتے ہیں کوئی شخص ہم سے بات کرے۔ تو ہم اس کا جواب نہیں دیتے۔ مگر پھر بھی تصویری زبان میں ہم اپنے ہاتھ اٹھاتے ہیں جس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ اب ہم ساری دنیا سے قطع تعلق کر چکے ہیں۔ ہم رکوع میں اس کی تسبیح و تحمید کرتے۔ اور اس کی عظمت بیان کرتے ہیں مگر ساتھ ہی تمثیلی زبان میں ہم جھک بھی جاتے

باقی صفحہ ۵ پر

ہماری تاریخ

تاریخ احمدیت بطرز سوال و جواب شائع کردہ لجنہ اماء اللہ کراچی

سوال۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ان کے والد صاحب نے ملازمت چھوڑنے کا حکم کب دیا۔

جواب۔ آپ ۱۸۶۴ء میں سیالکوٹ تشریف لے گئے تھے۔ لیکن آپ کی جدائی سے پریشان ہو کر والد صاحب نے ۶۸ء میں ایک آدمی آپ کے پاس بھیجا اور فوری طور پر استعفےٰ دے کر ملازمت چھوڑنے کی ہدایت کی۔ چنانچہ حکم ملتے ہی آپ سیالکوٹ سے قادیان کی طرف چل پڑے۔

سوال۔ سیالکوٹ کی ملازمت کے بعد آپ کے والد صاحب نے آپ کو کس کام پر لگایا اور یہ سلسلہ کتنے سال تک چلا۔

جواب۔ سیالکوٹ کی ملازمت کے بعد آپ کے والد بزرگوار نے آپ کو زمینداری کے کاموں اور مقدمات میں لگا دیا۔ اور یہ سلسلہ کم وبیش آٹھ نو برس تک جاری رہا۔

سوال۔ سیالکوٹ سے واپسی کے بعد حضرت صاحب کے والد صاحب نے آپ کو پھر زمینداری اور اس کے مقدمات کی پیروی میں لگا دیا۔ مقدمات کے اس دوسرے دور میں بھی بعض نشانات کا ظہور ہوا۔ مثال کے طور پر کوئی واقعہ درج کریں۔

جواب۔ مثلاً ۱۸۶۸ء کے ایک مقدمہ کے متعلق جو آپ کے والد بزرگوار کی طرف سے اپنے زمینداری حقوق کے متعلق دائر کیا گیا تھا۔ بذریعہ خواب ڈگری ہونے کی خبر دی گئی۔ جو غیر معمولی رنگ میں پوری ہوئی۔ اسی طرح ایک مقدمہ میں دعا کے بعد آپ کو ایک حفیظ نامی لڑکا دکھایا گیا۔ چنانچہ وہ مقدمہ رفع دفع ہو گیا۔

سوال۔ مقدمات کی پیروی اور زمینداری کے ان دنیوی جھمیلوں سے نجات حاصل کرنے کا حضرت صاحب نے کیا طریق اختیار کیا۔

جواب۔ آپ نے اپنے والد صاحب کو ایک درخواست دی تھی۔ جس میں آپ نے ان سے استدعا کی تھی کہ آپ کو اپنی حیات مستعار کے بقیہ دن یاد الٰہی میں بسر کرنے کی اجازت دی جائے۔ اور دنیاداری کے معاملات میں شرکت سے بالکل مستثنیٰ قرار دیا جائے اور یہ شعر تحریر فرمایا۔

بدنیائے دوں دل مبندائے جواں
کہ وقت اجل مے رسد ناگہاں

سوال۔ آپ سیالکوٹ سے قادیان تشریف لائے تو آپ کو کس عہدے کی پیش کش کی گئی اور آپ نے جواب میں کیا فرمایا۔

جواب۔ آپ سیالکوٹ سے ملازمت چھوڑ کر قادیان تشریف لائے۔ تو کچھ عرصہ بعد آپ کو ریاست کپور تھلہ کی طرف سے سررشتہ تعلیم کی افسری کی پیش کش کی گئی۔ جسے آپ نے ٹھکرا دیا۔ اور حضرت والد صاحب کی خدمت میں عرض کیا میں کوئی نوکری کرنی نہیں چاہتا ہوں۔ دو جوڑے کھدر کے کپڑوں کے بنا کر دیا کریں۔ اور روٹی جیسی بھی ہو بھیج دیا کریں۔

سوال۔ اللہ تعالیٰ کی یہ بات کہ تیرا خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا۔ کس موقعہ پر کہی گئی۔

جواب۔ ۱۸۶۸ء یا ۱۸۶۹ء کا واقعہ ہے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی دلی سے تحصیل علم کے بعد اپنے وطن بٹالہ واپس آئے۔ حضرت صاحب ایک دن ایک شخص کے اصرار پر تبادلہ خیالات کے لئے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے مکان پر تشریف لے گئے۔ جہاں ایک ہجوم مباحثہ کے لئے بے تاب تھا۔

حضرت صاحب نے مولوی صاحب سے پوچھا کہ آپ کا دعویٰ کیا ہے۔ مولوی صاحب نے کہا کہ میرا دعویٰ یہ ہے کہ قرآن مجید سب سے مقدم ہے اور اس کے بعد قول رسول ﷺ ہے کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ ﷺ کے مقابل کسی انسان کی بات قابل حجت نہیں آپ نے بے ساختہ فرمایا کہ آپ کا یہ اعتقاد معقول اور ناقابل اعتراض ہے۔ حضرت صاحب کا یہ فرمانا تھا کہ لوگوں نے شور مچا دیا "ہار گئے"۔ "ہار گئے" آپ کوہ وقار بنے رہے اور فرمایا کیا میں یہ کہہ دوں کہ امت کے کسی فرد کا قول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے قول پر مقدم ہے چونکہ آپ نے یہ دست کشی خالصتاً خدا اور رسولؐ کی رضا کی خاطر کی تھی جو دنیائے مناظرہ میں اپنی طرز کی پہلی مثال ہے۔ اس پر خالق کائنات نے بھی عرش سے خوشنودی کا اظہار فرمایا اور خبر دی "تیرا خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا۔ اور وہ تجھے برکت پر برکت دے گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

سوال۔ اس کے بعد آپ کو کیا کشفی نظارہ دکھائی دیا۔

جواب۔ اس کے بعد حضرت صاحب کو کشفی رنگ میں وہ بادشاہ دکھلائے گئے جو گھوڑوں پر سوار تھے اور چھ سات سے کم نہ تھے۔ ان بادشاہوں میں ہندوستان عرب ایران شام اور روم کے بادشاہ تھے اس نظارے کے بعد خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کو یہ بتایا گیا۔ کہ یہ لوگ تیری تصدیق کریں گے اور تجھ پر ایمان لائیں گے۔

بقیہ صفحہ ۳

اصرار کہ یوسف علیہ السلام کو تلاش کرو اور مصر میں تلاش کرو یاد آیا۔ شکل وصورت' بات چیت کے انداز کو توجہ سے دیکھا تو یوسف علیہ السلام کی شکل کا خیال آگیا۔ اس پر انہوں نے سوچا کہ کہیں یہ یوسف تو نہیں۔ اور ادب سے پوچھا کیا واقعی آپ یوسف علیہ السلام تو نہیں! حضرت یوسف نے اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھاتے ہوئے انہیں ایک منٹ کے لئے بھی شک میں نہیں رکھا اور فوراً اپنے آپ کو ظاہر کر دیا اور فرمایا

"میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی بنیامین ہے (ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت انہوں نے بنیامین کو بھی پاس بلا لیا تھا) اللہ تعالیٰ نے ہم پر فضل کر دیا ہے۔ اور یہ بات یقیناً" درست ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرے (یعنی ہر بات میں ہر کام سے پہلے دیکھے کہ یہ خدا کے حکم کے خلاف تو نہیں) اور اگر کوئی مصیبت آ جائے تو صبر سے اسے برداشت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا اجر ضرور دیتا ہے"۔

اس طرح بتایا کہ سوال کرنے اور اپنے آپ کو ذلیل کرنے سے انسان مشکلات پر قابو نہیں پاتا بلکہ اصل طریقہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنا یعنی اللہ سے ڈرنا' اس کے حکموں پر عمل کرنا اور صبر کرنا ہے۔

بقیہ صفحہ ۴

ہیں۔ ہم سجدے میں جا کر خدا تعالیٰ کی تسبیح کرتے اور اس کی علو شان کا اقرار کرتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی تصویری زبان میں اس کے سامنے اپنا سر بھی رکھ دیتے ہیں۔ ہم نہایت ہی لطیف الفاظ میں تشہّد میں خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق کا اظہار کرتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی تمثیلی زبان میں اس کے سامنے گھٹنے ٹیک کر بیٹھ جاتے ہیں۔ غرض جو جو اغراض اور مقاصد ہم الفاظ میں بیان کرتے ہیں انہی کو ہم تمثیلی زبان میں بھی بیان کرتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمارے مذہب نے بھی تمثیلی زبان کی اہمیت اور اس کی عظمت کو تسلیم کیا ہے۔ دوسرے مذاہب میں بھی یہ بات اپنے اپنے رنگ میں پائی جاتی ہے بلکہ ہماری تمثیلی زبان سے بہت زیادہ پائی جاتی ہے۔ عیسائیوں میں اس حد تک غلو کرتے ہیں کہ وہ ایک خاص مقام خاص شکل کا بناتے ہیں جہاں پادری کھڑا ہوتا ہے۔ وہاں شمعیں جلائی جاتیں ہیں اور ان شمعوں کی تعداد مقرر ہوتی ہے کہ اتنی شمعیں جلائی جائیں اور وہ شمعیں ایسی ہوں اسی طرح اور کئی قسم کی تمثیلیں ہیں جن پر عیسائیوں اور یہودیوں کی عبادت گاہوں میں عمل کیا جاتا ہے۔ اسی طرح ہندوؤں کے مندروں میں ہوتا ہے۔ تو تمثیلی زبان کی ضرورت کو تمام مذاہب نے تسلیم کیا ہے۔

دعا سے مت تھکو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

(صاحب ایمان) کو چاہئے کہ خدا کی حمد اور تسبیح کرتا رہے اور اس سے حفاظت طلب کرتا رہے۔ جیسے ایمان ہر نیکی کے مجموعہ کا نام ہے اسی طرح ہر برائی کا مجموعہ کفر کہلاتا ہے۔ ان کے ادنیٰ اور اوسط اور اعلیٰ میں درجے ہیں۔ پس امید و بیم رنج و راحت عسر و یسر میں قدم آگے بڑھاؤ اور اس سے حفاظت طلب کرو۔

غور کرو حفاظت طلب کرنے کا حکم اس عظیم الشان کو ہوتا ہے جو خاتم الانبیاء اصفی الاصفیاء سید ولد آدم ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ تو پھر اور کون ہے جو طلب حفاظت سے غنی ہو سکتا ہے۔ مایوس اور ناامید مت ہو۔ ہر کمزوری' غلطی' بغاوت کے لئے دعا سے کام لو۔ دعا سے مت تھکو۔ یہ دھوکا مت کھاؤ جو بعض ناعاقبت اندیش کہتے ہیں کہ انسان ایک کمزور ہستی ہے خدا اس کو سزا دے کر کیا کرے گا۔ انہوں نے رحمت کے بیان میں غلو کیا ہے۔ کیا وہ اس نظارہ کو نہیں دیکھتے کہ یہاں بعض کو رنج اور تکلیف پہنچتی ہے۔ پس بعد الموت عذاب نہ پہنچنے کی ان کے پاس کیا دلیل ہو سکتی ہے؟ یہ غلط راہ ہے جو انسان کو کمزور اور سست بنا دیتی ہے۔ بعض نے یاس کو حد درجہ تک پہنچا دیا ہے کہ بدیاں حد سے بڑھ گئی ہیں۔ اب بچنے کی کوئی راہ نہیں ہے۔ (بخشش طلب کرنا) اس سے زیادہ نہیں کہ زہر کھا کر کلی کر لی۔ یہ بھی سخت غلطی ہے۔ (بخشش طلب کرنا) انبیاء کا اجماعی مسئلہ ہے۔ اس میں گناہ کے زہر کا تریاق ہے۔ پس (بخشش طلب کرنے) کو کسی حال میں مت چھوڑو۔ پھر آخر میں کہتا ہوں۔ کہ نبی کریمؐ سے بڑھ کر کون ہے وہ (سب سے زیادہ اللہ کی خشیت رکھنے والے تھے۔ سب سے زیادہ متقی تھے اور سب سے زیادہ اللہ کی معرفت رکھنے والے) انسان تھے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ پس جب آپؐ کو (حفاظت طلب کرنے کا) حکم ہوتا ہے تو دوسرے لاابالی کہنے والے کیونکر ہو سکتے ہیں۔

از خطبہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۲ء

ترک اخلاق ہی بدی اور گناہ ہے۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بین الممکلتی حالات - واقعات - شخصیات

روانڈا میں قتل عام جاری ہے

اقوام متحدہ کے مہاجرین کی بحالی کے ادارے نے بتایا ہے کہ روانڈا میں قتل عام کا سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ یہ بات انہوں نے دریائے کاگیرا میں بہتی ہوئی لاشیں دیکھنے کے بعد کہی۔ ادارے کی ترجمان خاتون نے بتایا کہ ہمارے نمائندے نے ۱۰ سے ۲۰ نعشیں دریا میں تیرتی دیکھیں۔ کئی ہفتے گزرنے کے بعد یہ سلسلہ اب دوبارہ دیکھا گیا ہے۔ لاشوں کی حالت سے معلوم ہوتا تھا کہ انہیں پانی میں ڈالے گئے تھوڑا ہی وقت گزرا ہے۔ خاتون ترجمان نے کہا ان کا ادارہ مہاجرین کی تعداد کم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ یہ مہاجرین ہمسایہ ملکوں میں بھاگ بھاگ کر پناہ لے رہے ہیں۔

کیمپوں کی حالت کا بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ گزشتہ دس دنوں میں صرف تنزانیہ کے بڑے کیمپ میں ۱۷۳ اموات اسہال کی وجہ سے واقع ہو چکی ہیں۔ کیمپوں میں آکر بچوں کی پیدائش کے سلسلہ نے مہاجرین کی تعداد میں بہت اضافہ کر دیا ہے۔ ہر روز دو ہزار مہاجرین روانڈا سے تنزانیہ کی سرحد میں داخل ہو رہے ہیں جبکہ پچھلے ہفتے ۱۵ ہزار افراد برونڈی میں جا کر پناہ گزین ہو گئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ مہاجرین جن جن جگہوں سے گزرتے ہیں۔ وہاں کے افراد بھی ان کے ساتھ ہو جاتے ہیں اور اس طرح ابتدائی قافلہ کی تعداد بہت بڑھ جاتی ہے۔ اس وقت ساڑھے تین لاکھ پناہ گزین برونڈی کے بارڈر کے پاس جمع ہیں اور اقوام متحدہ کے مہاجرین کے ادارے نے جو اعداد و شمار جمع کئے ہیں اس کے مطابق روانڈا کے مہاجرین کی کل تعداد ۲۰ لاکھ ۶۰ ہزار ہے۔

شمالی کوریا کے نئے سربراہ مملکت

آنجہانی صدر کم ال سنگ کے سب سے بڑے صاحبزادے باون سالہ کم جانگ ال کو ترقی دے کر ملک کا سربراہ بنا دیا گیا ہے۔ ان کو پارٹی میں سب سے بڑا عہدہ' اور فوج میں سب سے بڑا عہدہ اور حکومت میں سب سے بڑا عہدہ دے دیا گیا ہے پیانگ یانگ ریڈیو نے کم جانگ ال کو "پیارا لیڈر" کہا ہے اور کہا ہے کہ وہی آنجہانی "عظیم لیڈر" کے واحد جانشین ہو سکتے ہیں۔ پیانگ یانگ ریڈیو کے نشریہ کا یہ مطلب ہے کو وہ ورکرز (کمیونسٹ) پارٹی کے جنرل سیکرٹری' ملک کے صدر اور پارٹی کے سنٹرل ملٹری کمیشن کے چیئرمین (مسلح افواج کے سربراہ) ہوں گے۔

مسٹر کم جانگ ال کو آنجہانی صدر نے اپنی زندگی میں ہی مختلف اہم مناصب پر اس طرح آگے بڑھایا تھا کہ ان کی زندگی میں ہی مسٹر کم جانگ ال کی جانشینی یقینی سمجھی جا رہی تھی۔ مسٹر کم ال سنگ نے اپنی زندگی میں ہی ان کو مسلح افواج کا سپریم کمانڈر مقرر کر دیا تھا اور پارٹی میں وہ مسٹر کم ال سنگ کے بعد دوسرے اہم شخص سمجھے جاتے تھے۔

شمالی کوریا کی نئی حکومت نے حال ہی میں جو اہم اعلان کیا ہے وہ یہ ہے کہ آنجہانی کم ال سنگ کے وعدے کے مطابق ایٹمی پروگرام کو منجمد کر دیا جائے گا۔ ایسا کرنا اس لئے ضروری ہے کہ آنجہانی لیڈر کی بات کو پورا کیا جا سکے۔ اس طرح سے نئی حکومت سے امریکہ یا اس کے دیگر اتحادی مغربی ممالک کو کوئی خطرہ لاحق نہیں ہو گا۔ اب یہ بھی امید پیدا ہو گئی ہے کہ نئے سربراہ جنوبی کوریا کے صدر کے ساتھ سربراہی ملاقات کر سکیں گے۔ اور کوریا کے دونوں حصوں کے معاملات بہتر سمت میں آگے بڑھ سکیں گے۔

امریکی وزیر خارجہ کا تازہ دورہ

امریکی وزیر خارجہ مسٹر وارن کرسٹوفر شام اور اسرائیل کے تازہ دورے پر سوموار کو شام پہنچ رہے ہیں۔ اس سے قبل امریکی وزیر خارجہ دونوں ملکوں کے درمیان امن بات چیت کے کئی مراحل طے کر چکے ہیں لیکن کوئی مثبت نتیجہ برآمد نہیں ہو سکا۔ شام کا اصرار ہے کہ پہلے اسرائیل گولان کی پہاڑیوں کے علاقے خالی کرنے کی قطعی حامی بھرلے تب وہ کوئی مزید بات چیت کرے گا۔ اسرائیل گولان کی پہاڑیاں جزوی طور پر خالی کرنے پر تو آمادہ ہے لیکن شام کا یہ مطالبہ کہ قطعی طور پر شامی مقبوضہ علاقے خالی کر دیئے جائیں اسے ماننے میں تامل ہے۔

اسرائیل کے ساتھ جن ملکوں کی سرحد ملتی ہے ان میں اب شام اور لبنان ہی ایسے علاقے باقی رہ گئے ہیں جن سے اسرائیل کی بات چیت کامیاب نہیں ہو رہی۔ مصر تو کئی سال قبل اسرائیل سے معاہدہ کر چکا ہے۔ حال ہی میں یاسر عرفات نے فلسطینی علاقوں کی خود مختاری حاصل کر لی اور اب اسرائیل اور اردن کے درمیان بات چیت اور امن معاہدہ آخری مراحل میں ہے۔

اسرائیل نے شامی علاقوں پر ۱۹۶۷ء کی عرب اسرائیل جنگ میں قبضہ کیا تھا۔

بوسنیا امن سمجھوتہ

بڑی طاقتوں کے منظور کردہ بوسنیا کے امن سمجھوتے کو مسلمانوں نے تو قبول کر لیا ہے۔ لیکن سرب ابھی تک اسے قبول کرنے میں تامل کر رہے ہیں۔ سربوں نے اس وقت بوسنیا کے ۷۰ فیصد علاقے پر قبضہ کیا ہوا ہے۔ اس سمجھوتے کے نتیجے میں سربوں کو ۱۹ فیصد علاقہ خالی کرنا ہو گا۔

یورپی ملکوں کے وزرائے خارجہ سے سربوں کے مذاکرات ناکام ہو گئے ہیں جس سے خدشہ ہے کہ امن کی بڑی طاقتوں کی کوششیں ناکام ہو جائیں گی اور بوسنیا میں وسیع پیمانے پر جنگ چھڑ جائے گی۔ اگرچہ بوسنیا میں جنگ بندی کی مدت میں توسیع کر دی گئی ہے لیکن جنگ بندی کی خلاف ورزیوں کا سلسلہ بھی ساتھ ساتھ جاری ہے۔

سربوں نے نئے امن منصوبے پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس میں سربوں کے حقوق کا کوئی خیال نہیں رکھا گیا۔ نہ تو کوئی آئینی تحفظ دیا گیا ہے اور نہ سمندر تک رسائی کا راستہ دیا گیا ہے۔ نیٹو کے ممالک نے سربوں کے انکار کی صورت میں سرب علاقوں پر پابندیاں لگانے اور دیگر اقدامات پر غور کرنا شروع کر دیا ہے۔

شمالی کوریا کے لیڈر کی آخری رسومات

شمالی کوریا کے تاریخ ساز لیڈر کم ال سنگ کی وفات کے بعد ان کی آخری رسومات میں دو دن کی توسیع کر دی گئی ہے اس کا مقصد یہ بتایا گیا ہے کہ شمالی کوریا کے متعدد افراد ان آخری رسومات میں شریک نہیں ہو سکتے۔

شمالی کوریا کے آنجہانی لیڈر کے ساتھ شمالی کوریائی عوام کی وابستگی کے غیر معمولی مناظر آج کل دیکھنے میں آ رہے ہیں۔ ہزاروں ہزار شمالی کوریائی باشندے ہاتھوں میں پھول اٹھائے "اپنے عظیم لیڈر" کا آخری دیدار کرنے آتے ہیں۔ یہ لوگ دھاڑیں مار مار کر رو رہے ہوتے ہیں اور ان میں مرد عورت کی کوئی تفریق نہیں ہوتی۔ ان لوگوں کے بے قراری سے ماتم کرنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ اگرچہ آنجہانی نے ۴۶ سال کے عرصہ میں بڑی سختی سے حکومت کی تھی لیکن عوام کے دلوں میں ان کی بے پناہ محبت موجود ہے۔ ان کے جذبات بتاتے ہیں کہ ان کا غم بہت شدید ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ جیسے ان کا کوئی بہت ہی قریبی عزیز فوت ہو گیا ہو۔

عراق / اقتصادی پابندیاں

عراق نے کویت پر حملہ کر کے اسے قبضہ میں کر لیا تو اقوام متحدہ کی طرف سے اس پر اقتصادی پابندیاں عائد کر دی گئیں یہ پابندیاں آج بھی جاری ہیں۔ اس دوران اقوام متحدہ نے امریکہ کے اشارے پر عراق کے فوجی مراکز' ایٹمی مراکز' اور میزائل کی تیاری کے مراکز کو تباہ کر دیا۔ بار بار اقوام متحدہ کے وفود نے آکر یہ قطعی اعلان کر دیا کہ اب عراق کو کلی طور غیر مسلح کر دیا گیا ہے۔

ان ساری باتوں کی تعمیل کے باوجود عراق پر اقوام متحدہ کی سخت اقتصادی پابندیاں بدستور نافذ ہیں اور ان کو ہٹایا جانا تو کجا ان میں کوئی نرمی بھی نہیں لائی گئی۔

اب عراق نے بتایا ہے کہ ان پابندیوں کی وجہ سے عراق میں ہیضہ اور ملیریا کی بیماریاں خطرناک حد تک بڑھ رہی ہیں اور یہ ساری صورت حال اقوام متحدہ کی پابندیوں کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔

وزیر صحت نے بتایا ہے کہ ہیضہ متعدی بیماری کی شکل اختیار کر رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ہیضہ کے نتیجہ میں چار لاکھ ۶۳ ہزار ۵۰۶ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ ان میں ایک لاکھ ۶۴ ہزار ۲۰ پانچ سال سے کم عمر کے بچے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ۱۹۹۳ء میں عراقی ہسپتالوں میں ہیضہ کے ۸۲۵ کیس لائے گئے لیکن اب ہر ماہ ۷۵۰ نئے کیسز ہیضہ کے آ رہے ہیں۔ اس کے علاوہ بچوں میں خسرہ کی بیماری بھی بڑھتی جا رہی ہے۔ کیڑے مارنے کی دواؤں کی شدید کمی کی وجہ سے ملیریا کا مرض عام ہوتا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا ۱۹۹۰ء میں ان پابندیوں کے نفاذ کے بعد سے عراق پر یہ پابندی ہے کہ وہ کلورین اور بے ہوشی کی دوائیں تیار نہیں کر سکتا۔ کلورین موجود نہ ہونے کی وجہ سے پانی صاف کرنا ممکن نہیں۔ اس کے علاوہ ہر ماہ نمونیہ کے ۱۶۰۰ کیسز ہو رہے ہیں۔ جبکہ پابندیوں سے پہلے یہ صرف ۶۰۰ ماہوار ہوتے تھے۔ اسی طرح ٹائیفائیڈ کے ہر ماہ ۲۰۰۰ مریض آ رہے ہیں جبکہ پابندیوں کے نفاذ سے پہلے یہ صرف ۱۵۰ ماہوار تھے۔

انہوں نے بتایا کہ اگر پابندیاں جاری رہیں تو موت کی شرح تباہ کن اور خوفناک حد تک بڑھ جائے گی۔ ہم ڈرامائی طور پر انسانی زندگیاں ضائع کر رہے ہیں۔

وزیر صحت نے بتایا کہ ان کی وزارت ملکی صحت کی ضروریات کا صرف ۴ فیصد فراہم کر

رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عراق کی صحت کی ضروریات کے لئے فوری طور پر ایک ارب ڈالر کی رقم درکار ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ عراقی حکومت کے خراب حالات سے سیاسی فائدہ اٹھانا چاہتا ہے تاکہ عراقی عوام صورت حال سے تنگ آکر صدر صدام حسین کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں۔

بقیہ صفحہ ۱

مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی نے دعا کرائی۔ اسی روز بعد نماز مغرب بیت الفضل لندن میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

آپ حضرت غلام حسین چیمہ صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فرزند اور حضرت میاں پیر محمد صاحب پیرکوٹی رفیق حضرت بانی سلسلہ کے داماد تھے۔ اور مکرم ڈاکٹر محمد نصراللہ چیمہ صاحب F.R.C.S کے والد محترم تھے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر ۲۹۵۸۷ میں نصیر احمد طاہر ولد چوہدری ناصر احمد پیشہ ڈاکٹر عمر ۴۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.S.A بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۸-۱۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ ۷۰۰۰ ڈالر ماہوار بصورت ڈاکٹری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نصیر احمد طاہر U.S.A گواہ شد نمبر ۱ عبدالحلیم ولد عبدالرحیم U.S.A گواہ شد نمبر ۲ سید عبدالماجد شاہ وصیت نمبر ۱۹۰۳۱

مسل نمبر ۲۹۵۸۸ میں ساجدہ وسیم یوسف بنت محمد یوسف صاحب مجوکہ قوم مجوکہ پیشہ طالب علم عمر ۱۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حویلی مجوکہ ضلع سرگودھا حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۲-۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات ڈیڑھ تولہ اس وقت مجھے مبلغ یکصد مارک ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ساجدہ وسیم یوسف جرمنی گواہ شد نمبر ۱ محمد یوسف مجوکہ والد موصیہ گواہ شد نمبر ۲ محمد داؤد برادر موصیہ

عطیہ خون
خدمت بھی
عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق- ربوہ)

ہومیوپیتھک کتب و ادویات
دنیا بھر میں کہیں بھی درکار ہوں تو ہم ڈاک خرچ کے ساتھ آپ کو بھجوا سکتے ہیں۔ مثلاً
• جرمن و پاکستانی پوٹنسیاں • جرمن و پاکستانی بائیوکیمک • جرمن و پاکستانی مدر ٹنکچرز
• جرمن پیٹنٹ ادویات • ہر قسم کی ٹکیاں و گولیاں • خالی کیپسولز • شوگر آف ملک
• خالی شیشیاں و ڈراپرز •
• اردو ہومیو کتب میں خصوصاً ڈاکٹر عابد حسین صاحب کی ابتدائی چار کتب کا سیٹ ۱۵% خصوصی رعایت کے ساتھ۔ یہ سیٹ مبتدیوں کیلئے عام فہم اور آسان ہے اور پرانے ہومیوپیتھس کیلئے جامع اور فکر انگیز ہے۔
• ڈاکٹر محمد مسعود قریشی صاحب کی بائیوکیمسٹری اور تحقیق الادویہ ڈاکٹر کینٹ کی ہومیوپیتھک فلسفہ اسی طرح انگلش میں ڈاکٹر کلارک کی THE PRESCRIBER اور ڈاکٹر بورک کی METERIA MEDICA WITH REPERTORY وغیرہ
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر طاہر ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
فون 04524-771
04524-211283
فیکس (92-4524) 212299

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ عزیز مکرم مبارک احمد چوہدری صاحب ابن مکرم غلام نبی چوہدری صاحب ٹورنٹو کینیڈا کا نکاح عزیزہ شبانہ ماجد صاحبہ بنت مکرم عبدالماجد خان صاحب دارالیمن وسطی ربوہ سے مبلغ =/۱۰۰۰۰ دس ہزار کینیڈین ڈالر پر مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے بیت المبارک میں بعد نماز مغرب مورخہ ۹۴-۶-۲۹ کو پڑھا۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔

تقریب شادی

○ مکرم پیر فرخ نسیم صاحب ابن مکرم پیر شعبان احمد صاحب نسیم نوشاہی منزل جناح روڈ امیر پارک گوجرانوالہ شہر کی شادی ہمراہ عزیزہ بشارت نسیم صاحبہ بنت مکرم میاں محمد شفیع صاحب علی پور چٹھہ مورخہ ۹۴-۴-۲۸ کو بخیر و خوبی انجام پائی۔ محترم چوہدری مختار احمد صاحب ملی ایڈووکیٹ امیر جماعت گوجرانوالہ کی سرکردگی میں بارات علی پور چٹھہ پہنچی۔ محترم مربی صاحب مقیم علی پور چٹھہ نے بیس ہزار روپیہ حق مہر پر اعلان نکاح فرمایا۔ محترم میاں بشیر احمد صاحب پریذیڈنٹ علی پور چٹھہ نے دعا رخصتی کروائی جو دلہن کے پھوپھا بھی ہیں۔ اگلے روز ۹۴-۴-۲۹ کو دعوت ولیمہ منعقد ہوئی۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت ہی مبارک فرمائے۔

تبدیلی نام

○ میں نے اپنا نام "طلعت حنیف" سے بدل کر "طلعت طارق" رکھ لیا ہے۔ اب مجھے نئے نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

طلعت طارق اہلیہ نعیم احمد طارق
حال مقیم جرمنی ۲/۴ دارالبرکات ربوہ

اعلان داخلہ

NIGHT CLASS

○ پنجاب یونیورسٹی فیکلٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی قائداعظم کیمپس لاہور نے

۱۔ ایم ایس سی (انجینئرنگ) کیمیکل انجینئرنگ ایم ایس سی (انجینئرنگ) میٹلرجی اینڈ میٹیریلز سائنس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ (یہ شام کی کلاس کے لئے داخلہ ہے) کورس کا دورانیہ ایک سال ہے۔

تعلیمی قابلیت :- کسی مسلمہ انسٹی ٹیوشن سے متعلقہ مضمون میں انجینئرنگ ڈگری

۲۔ پوسٹ گریجوایٹ ڈپلومہ کیمیکل ٹیکنالوجی / کیمیکل انجینئرنگ میں داخلہ کے لئے بھی درخواست مطلوب ہیں (یہ بھی شام کی کلاس ہے) کورس کا دورانیہ ایک سال ہے۔

تعلیمی قابلیت :- فزکس کیمسٹری کے ساتھ گریجوایٹ مع انٹرمیڈیٹ (پری انجینئرنگ) اور کسی منظور شدہ کیمیکل کنسرن میں کم از تین سالہ انڈسٹریل تجربہ یا ایم ایس سی کیمسٹری مع بی ایس سی فزکس کیمسٹری اور ایف ایس سی (پری انجینئرنگ) یا بی ایس سی انجینئرنگ۔

درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۳۱۔جولائی ۱۹۹۴ء مقرر ہے۔

پراسپکٹس بشمول درخواست فارم بعوض -/۱۲۵ روپے انسٹی ٹیوٹ آف کیمیکل انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کے ایوننگ آفس سے ۱۰۔ جولائی ۹۴ء سے (چار بجے سے ساتھ بجے شام) دفتر اوقات میں حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ جنگ مورخہ ۹۴-۷-۱۶ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

ترسیل پرچہ جات امتحان

انصاراللہ پاکستان

○ مجلس انصاراللہ کے خصوصی سہ ماہی مرکزی امتحان بسلسلہ "خسوف و کسوف" کے پرچہ جات تمام زعماء / زعماء اعلیٰ کی خدمت میں بھجوائے جاچکے ہیں۔ اگر کسی مجلس میں اب تک موصول نہ ہوئے ہوں تو مرکز کو لکھ کر منگوالیں اور زعماء کوشش کریں کہ سب انصار اس امتحان میں شریک ہوں۔

۳۱۔ جولائی ۹۴ء حل شدہ پرچے مرکز میں بھجوانے کی آخری تاریخ ہے۔

(قائد تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان۔ ربوہ)

ضروری اعلان

○ ایک عدد الفضل کی رسید بک نمبر ۶۹ جس پر دس رسیدیں کاٹی گئی ہیں مورخہ ۹۴-۷-۷ کو گم ہوگئی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس رسید بک پر اپنا چندہ جمع نہ کرائیں نیز اگر کسی دوست کو یہ رسید بک مل جائے تو دفتر الفضل میں جمع کرادیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

خبریں

ربوہ : 20- جولائی-1994ء
بادل چھائے ہیں۔گرمی میں قدرے کمی ہے درجہ حرارت کم از کم 31 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 39 درجے سنٹی گریڈ

○ حکومت پنجاب اور تحریک جعفریہ و سپاہ محمد کے درمیان طے پانے والے معاہدہ کے تحت منگل کو چار مجسٹریٹوں اور چار ڈی ایس پی حضرات کی سرکردگی میں پولیس کی بھاری نفری کی جن میں لیڈی پولیس بھی شامل تھی چار گھنٹے ٹھوکر نیاز بیگ کے ۲۱ گھروں امام بارگاہوں اور سپاہ محمد کے مرکزی دفتر کی باریک بینی سے تلاشی کے باوجود پولیس کو ایک گولی بھی نہ مل سکی نہ ہی پولیس کے ہاتھ کوئی مفرور ملزم لگا۔ پولیس نے بعض مکانوں کے تالے بھی توڑے۔ پولیس پارٹی کے ہمراہ رکن قومی اسمبلی خالد جاوید گھرکی' رکن صوبائی اسمبلی ملک کرامت علی کھوکھر اور تحریک جعفریہ کے رہنما بھی تھے۔

○ چین اور روس نے اعلانیہ طور پر کہا ہے کہ عراق پر سے اقوام متحدہ کی اقتصادی پابندیاں ختم کردی جائیں تاہم امریکہ نے کہا ہے کہ عراق موقع پرستی کر رہا ہے۔ سلامتی کونسل کے اراکین نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کے ہتھیاروں کے معائنہ کاروں کے ساتھ حالیہ مہینوں میں عراق کے تعاون کا اعتراف کیا جائے۔ خیال ہے کہ سلامتی کونسل ستمبر میں اس بارے میں کوئی فیصلہ کرے گی۔

○ دریائے چناب میں سیلاب نے گجرات کے قریب ۲۵ دیہات میں تباہی مچادی۔ کالرہ پنواں کے قریب حفاظتی بند میں شگاف پڑ گیا۔ مویشی بھی پانی میں بہہ گئے۔ ہزاروں افراد بے گھر ہو گئے۔ ہزاروں ایکڑ دھان کی فصل تباہ ہو گئی۔ موسلادھار بارش سے مکان گرنے سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۱۰ ہو گئی۔

○ کراچی میں بجلی بحال نہیں ہو سکی مشتعل مظاہرین نے گرڈ سٹیشنوں پر حملے کئے اور فائرنگ کی۔ منگھو پیر میں کے ای ایس سی کے گرڈ سٹیشن کی کھڑکیاں دروازے توڑ دیئے گئے عملہ جان بچا کر بھاگ نکلا۔ شہر کا نصف حصہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا ہے۔ بلدیہ ٹاؤن شاہ فیصل کالونی' اور ریلوے کالونی میں ہنگامے اور فائرنگ ہوتی رہی۔ گرڈ سٹیشنوں پر حملے کے الزام میں ۵۔ افراد گرفتار کر لئے گئے۔

with Modern Fashion
BASHIR GOLDSMITH
Aqsa Road Rabwah
Proprieter: **A. K. Bashir**
Phone. 211806

○ مرتضٰی بھٹو نے کہا ہے کہ میں بے نظیر بھٹو کو ہٹانے کے لئے نواز شریف سے مل کر فاؤل پلے نہیں کروں گا۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف سے ملاقات سے انکار نہیں ہے تاہم اصغر خان شیخ رشید کی شکل نہیں دیکھنا چاہتا انہوں نے مطالبہ کیا کہ قومی حکومت قائم کی جائے جس میں نواز شریف اور بے نظیر بھٹو دونوں کوئی عہدہ نہ لیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر بے نظیر بھٹو نے میری شرطیں نہ مانیں تو الگ پیپلز پارٹی بنے گی۔ فی الحال وزیر اعظم نہیں بننا چاہتا۔

○ وزیر قانون سید اقبال حیدر نے کہا ہے کہ عدلیہ میں کوئی سیاسی تقرری نہیں کی گئی صرف ضیاء اور نواز دور کی زیادتیوں کا ازالہ کیا گیا ہے نواز شریف نے ۲۰ ججوں کو برطرف یا مستعفی ہونے پر مجبور کیا عدلیہ کی آزادی کی باتیں کرنے والے خود عدلیہ کو دباتے رہے۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی کے کسی کارکن کو نواز شریف کے دور میں وہ رعایتیں نہیں دی گئیں جو آج نواز شریف اور ان کے ساتھیوں کو حاصل ہیں۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ پاکستان خطرے میں ہے فوری قدم نہ اٹھایا گیا تو ناقابل تلافی نقصان ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ کتنا بڑا المیہ ہے کہ ملک بنانے والے اپوزیشن میں اور ملک توڑنے والے حکومت میں بیٹھے ہیں۔ جو قوتیں بے نظیر کو اقتدار میں لائیں وہ آج پچھتا رہی ہیں۔ اب حکومت کے دن گنے جا چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میری ایک کال پر خیبر سے گوادر تک عوام اسلام آباد پہنچ کر حکمرانوں کے در و دیوار ہلا دیں گے۔

○ گوجرانوالہ میں نواز شریف کا جلسہ نو گھنٹے جاری رہا۔ مسلم لیگ (ن) کے سربراہ کو ایمن آباد روڈ سے بڑے جلوس کی شکل میں پونے دو بجے رات جلسہ گاہ لایا گیا۔ مغرب کے وقت شروع ہونے والا جلسہ فجر کے وقت ختم ہوا۔ جی ٹی روڈ پر نواز شریف کی آمد پر زبردست آتش بازی کی گئی۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ موجودہ حکمران اقتدار میں رہے تو خانہ جنگی شروع ہو جائے گی۔ ۶ نشستوں کا فرق کسی بھی وقت دور کر سکتے ہیں لیکن میں منتیں کرنے والی حکومت نہیں لوں گا۔ اب بھرپور عوامی حکومت بنائی جائے گی۔

تلاش گمشدہ ہینڈ پرس

○ **چند دن قبل** گولبازار سے دارالنصر آتے ہوئے ایک سیاہ رنگ کا ہینڈ پرس جس میں چابیاں اور ضروری کاغذات ہیں کہیں گر گیا ہے جس کسی کو ملے مکرم صدر عمومی صاحب ربوہ کو اطلاع دیں۔ پہنچانے والے کو ۱۰۰ روپیہ انعام دیا جائے گا۔